پاکستان کی تعمیرنو۔۔۔ ایک کڑا امتحان

حالیہ سیلاب کی تباہ کاریاں اور منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی امدادی سرگرمیاں

ڈاکٹر علی اکبر قادری الازہری

اس وقت وطن عزیز کے چپے چپے سے سسکیاں اور آہیں سنائی دے رہی ہیں۔ پاکستان کے انگ انگ سے لہو ٹپک رہا ہے۔ مصائب و مشکلات کی نوعیت حادثاتی بھی ہے اور سازشی بھی۔ تاہم دونوں محاذوں پر صبر وتحمل اور عزم و استقلال کی شدید ضرورت ہے۔ عوام تو بیچارے پیدائشی طور پر صابر و متحمل ہیں اصل مسئلہ حکومتی مشینری اور وفاقی وصوبائی سیاسی ڈھانچے کا ہے، جہاں نہ تو استقلال نظر آتا ہے اور نہ ہی حکمت و تدبر۔

عوام اور حکمرانوں میں بہت بڑی خلیج واقع ہوچکی ہے۔ عوامی مسائل اور مشکلات کا ادراک انہی لوگوں کو ہوسکتا ہے جن کی جڑیں عوام میں ہوں گی اور جن کا نفع اور نقصان عوام سے وابستہ ہو۔ جن لوگوں نے پانچ سال کے بعد ووٹ لینے عوام میں جانا ہو اُنہیں زیادہ پریشانی نہیں ہوتی کیونکہ بیچارے غریب لوگوں کا تو حافظہ بھی اتنا اچھا نہیں ہوتا۔ یہ تو میڈیا کی آزادی اور صحافی حضرات کی جانفشانی ہے کہ ان لوگوں کی حالتِ زار سے ہم آگاہ ہو رہے ہیں ورنہ دور دراز علاقوں میں کیا کیا ستم نہیں ہوتے جن کا کانوں کان کسی کو علم ہی نہیں ہوسکتا۔

بدترین سیلابی ریلے نے اس مرتبہ جو تباہیاں مچادی ہیں ان کا ازالہ تو خیر انسانی کاوشوں سے ممکن ہی نہیں تاہم کسی قدر تلافی ضرور ہوسکتی ہے۔ صوبہ پختون خواہ کے مالا کنڈ ڈویژن خصوصاً سوات اور کالام میں برطانوی دور کے تعمیر شدہ پل اور سڑکیں ختم ہوچکی ہیں۔ پہاڑی علاقوں کی سڑکوں اور پلوں پر تعمیری لاگت میدانی علاقوں کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ آتی ہے۔ بعض علاقوں میں جتنی ترقی پاکستان بننے کے بعد ہوئی تھی وہ سب صفر ہوچکی ہے۔ لوگوں کے ذرائع روزگار بھی ختم ہوچکے ہیں مثلاً

کالام سوات کے دریاؤں پر دونوں اطراف کئی کئی منزلہ ہوٹل اور دکانیں موجود تھیں جو دیکھتے ہی دیکھتے غرقِ آب ہوگئیں ہیں۔۔۔ اسی طرح جنوبی پنجاب اور سندھ میں لوگوں کی گزر اوقات عام طور پر مال مویشی (لائیو سٹاک) پر ہوتی ہے جو طوفانی ریلے کی بے رحم موجوں نے اُچک لیے ہیں۔۔۔ یہی حال مکانات، فصلوں اور تعلیمی اداروں کا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق متاثرین کی تعداد دو کروڑ ہوچکی ہے۔

اس مخلوقِ خدا کی رہائش، خوراک اور تعلیم و صحت پر اٹھنے والے اخراجات کا تخمینہ لامحدود ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس مرتبہ پنجاب اور سندھ کے بڑے شہروں میں امدادی سامان جمع کرنے والے فلاحی اداروں کو اتنی کامیابی نہیں مل سکی جس کی توقع کی جارہی تھی۔ ثانیاً

زلزلے کے برعکس سیلاب زدگان کے لیے عالمی اداروں اور حکومتوں نے بھی بوجوہ زیادہ جوش خروش کا مظاہرہ نہیں کیا۔ جہاں تک لاہور، کراچی، اسلام آباد، راولپنڈی اور فیصل آباد جیسے بڑے متموّل شہروں میں امدادی سرگرمیوں میں حالیہ سرد مہری کا تعلق ہے اس کا ایک سبب تو حد سے زیادہ مہنگائی ہے۔ لوگوں کا اپنا پیٹ پالنا اتنا مشکل ہوچکا ہے چہ جائیکہ وہ دوسروں کے لیے ایثار کرسکیں۔ دوسرا اور بڑا سبب بدامنی اور خونریزی کا ماحول ہے۔ مثلاً کراچی میں عین انہی ایام میں خوف و ہراس پھیلا رہا اور سڑکوں پر قتل عام جاری رہا۔

اس کے باوجود پاکستان کے زندہ دل شہریوں نے اپنے سیلاب زدہ بہن بھائیوں کو فراموش نہیں کیا۔ لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت جگہ جگہ کھانا فراہم کیا۔ لوگوں کو اپنے گھروں میں پناہ دے رکھی ہے چھوٹے بڑے فلاحی ادارے امدادی سامان لے کر متاثرہ علاقوں میں پہنچ رہے ہیں اور یہ سلسلہ اخوت مسلسل جاری ہے۔ لیکن رفاعی اداروں کی رفتار اور امدادی سامان کی مقدار ضرورت کی نسبت بہت کم ہے۔

MWF کی امدادی سرگرمیاں

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن (MWF) قدرتی آفات کا شکار ہونے والے انسانوں کی بحالی میں ہمیشہ پیش پیش رہی ہے اور ان کے لئے خوراک، لباس، رہائش، ادویات اور ضروری سامان کا ممکنہ حد تک انتظام کیا ہے۔ کشمیر کا زلزلہ ہو یا ایران میں آنے والا زلزلہ۔۔۔ سونامی تباہی پھیلائے یا کوئٹہ اور زیارت میں آنے والا زلزلہ ہزاروں افراد کو بے گھر کردے۔۔۔ متاثرین غزہ ہوں یا متاثرین سوات منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کروڑوں روپے کی امداد کے ساتھ متاثرین کی امداد کے لئے کمربستہ نظر آتی ہے۔

پاکستان میں آنے والے حالیہ سیلاب میں منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کا کردار ہمیشہ کی طرح ہراول دستے کا ہے۔ نوشہرہ و گردونواح اور پنجاب و سندھ کے مختلف متاثرہ علاقوں میں روانہ کی جانے والی امداد کو امداد کارواں کا نام دیا گیا ہے۔ اب تک مختلف اوقات میں 70 سے زائد ٹرکوں پر مشتمل امداد کارواں متاثرہ علاقوں میں بھجوائے جاچکے ہیں۔ ملک بھر میں موجود منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی ذیلی تنظیمات کی طرف سے اکٹھی کی جانے والی امداد بھی مرکزی امداد کارواں میں شامل ہوکر متاثرین کو ہر ممکن ریلیف پہنچانے میں سرگرم عمل ہیں۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت اب تک ہونے والی فلاحی سرگرمیوں کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

☆ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے سرپرست اعلیٰ شیخ

ماہنامہ منہاج القرآن کے مدیر اعلیٰ محترم ڈاکٹر علی اکبر الازہری ایک عرصہ سے پاکستان کے قومی اخبارات میں ملکی، بین الاقوامی حالات اور دینی موضوعات پر لکھ رہے ہیں۔ اب مؤقر روزنامہ ”نوائے وقت“ نے مستقل طور پر ان کے کالم ”متاع کارواں“ کے لئے ہر جمعرات کو مین ادارتی صفحے پر نمایاں جگہ مختص کردی ہے۔ تحریکی احباب ہر جمعرات کو ہفتہ وار کالم ”متاع کارواں“ میں ان کی علمی، فکری، تجزیاتی تحریریں اور تبصرے ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ بیرون ملک مقیم حضرات نوائے وقت کی ویب سائٹ پر بھی کالم پڑھ سکتے ہیں۔

متاع کارواں

ڈاکٹر علی اکبر الازہری

drazhari@gmail.com

الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے متاثرین سیلاب کی بحالی کے لئے 2 کروڑ روپے فنڈ کے قیام کا اعلان کردیا ہے۔

☆ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری کی ہدایات کے مطابق پورے ملک میں 10000 سے زائد کارکنان روز اول سے دن رات متاثرین کی بحالی کے کاموں میں مصروف عمل ہیں۔

☆ اس وقت تک 15000 سے زائد متاثرہ خاندانوں کی مدد کی گئی ہے اور 5000 افراد خیمہ بستیوں اور امدادی کیمپس میں مقیم ہیں اور اب تک منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن ان فلاحی سرگرمیوں پر ایک کروڑ روپے کی خطیر رقم خرچ کرچکی ہے۔

☆ نوشہرہ میں ہزار سے زائد متاثرین پر مشتمل ایک وسیع منہاج خیمہ بستی قائم کی گئی ہے۔ جس میں تمام بنیادی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔ منرل واٹر کا پلانٹ بھی لگایا گیا ہے تاکہ متاثرین کو وبائی امراض سے محفوظ رکھا جاسکے۔

☆ صوابی، چارسدہ اور مردان میں امدادی کیمپس بھی لگائے گئے ہیں۔

☆ عیسیٰ خیل ، میانوالی کے علاقے ترگ شریف میں کالا باغ کے متاثرین کیلئے 10 بڑے رہائشی کیمپوں میں 2500 متاثرین ہیں جنکو کھانے پینے کے علاوہ بھی تمام رہائشی سہولیات حاصل ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ منہاج القرآن گرلز اسکول،منہاج القرآن بوائز ماڈل اسکول کے علا وہ تین پرائیوٹ اسکولوں میں اور (5) گھروں میں کیمپس بنائے گئے ہیں۔

☆ لیہ، بھکر، کہروڑ لال عیسن ، راجن پور، روجھان، کشمور، گڈو کے علاقوں میں بھی امدادی سامان و قافلے بھجوائے گئے ہیں اور روجھان کے متاثرین کے لیے راجن پور میں امدادی کیمپس اور خیمہ بستیاں لگائی گئی ہیں۔

☆ بلوچستان کے علاقے نصیر آباد، سبی، لٹری و گردونواح کے متاثرین کو امدادی سامان وخوراک کی ترسیل کی گئی ہیں اور خیمے مہیا کیے گئے ہیں۔

☆ پاکستان میں موجود سیلاب کی تباہ حالیوں نے سابقہ تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ سے دو کروڑ افراد اس سے متاثر ہوئے ہیں ان متاثرہ علاقوں میں جہاں منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن نے منہاج خیمہ بستیاں اور امدادی و رہائشی کیمپس منعقد کیے ہیں وہاں منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے سرپرست اعلیٰ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے متاثرین سیلاب کے 500 یتیم اور بے سہارا بچوں کو ادارہ آغوش میں لینے کا اعلان کردیا ہے۔ ان یتیم اور بے سہارا بچوں کی مکمل تعلیم اور کفالت ادارہ آغوش کے ذمے ہوگی۔ اس سے قبل 8 اکتوبر 2005ء کے قیامت خیز زلزلے سے متاثرہ علاقوں کے یتیم و بے سہارا بچوں کو بھی شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری نے ادارہ آغوش میں لے لیا اور گزشتہ 5 سال سے وہ بچے اس ادارے میں زیرتعلیم و زیرکفالت ہیں۔

☆ کہروڑلعل عیسن میں دو ریلیف کیمپ قائم کئے گئے ہیں جہاں سینکڑوں خاندانوں نے پناہ حاصل کی ہے۔

☆ دریا خان اور پنج گریا میں بھی ریلیف کیمپ قائم کئے گئے ہیں۔ جہاں خوراک اور ضروریات زندگی کے سامان متاثرہ خاندانوں کو مہیا کیا جارہا ہے۔

☆ لیہ میں منہاج ایمبولینس سروس بھی کام کررہی ہے۔

☆ ڈیرہ اسماعیل خان کے متاثرین کیلئے تحصیل بھکر میں ریلیف کیمپ قائم کیا گیا ہے جہاں متاثرہ خاندانوں کو ٹھہرایا جارہا ہے۔

☆ نوشہرہ اور گردونواح کے متاثرین کیلئے کامرہ اور اٹک میں منہاج خیمہ بستیاں قائم کی گئی ہیں۔

☆ تحصیل میانوالی کے علاقے داؤد خیل میں بھی منہاج خیمہ بستیاں قائم کی جارہی ہیں۔

☆ متاثرین سیلاب زدگان کیلئے لاہور میں 30 مقامات پر کیمپس لگائے گئے ہیں۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن نے مرکزی کیمپ مرکزی سیکرٹریٹ 365-M ماڈل ٹاؤن لاہور میں قائم کیا ہے۔

اب تک 5000 سے زائد خیموں کی ترسیل کی جاچکی ہے۔ متاثرہ علاقوں میں ایمبولینس سروس اور میڈیکل کیمپس بھی لگائے گئے ہیں۔ جہاں منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے ڈاکٹرز دن رات لوگوں کے علاج معالجے میں مصروف ہیں اور متاثرین کو ادویات فری فراہم کی جارہی ہیں۔ مجموعی طور پر منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے 10 ہزار سے زائد کارکنان ان فلاحی سرگرمیوں میں شریک ہیں۔ کارکنان مختلف کیمپس کے علاوہ متاثرہ علاقوں میں بھی کام کر رہے ہیں۔

سربراہِ مملکت اور حکومت کا ’’کردار‘‘

حقیقت یہ ہے کہ اس امداد سے ایک دو یا زیادہ سے زیادہ دس دن گزر سکتے ہیں اتنی مخلوق کو مستقلاً تعاون اور سہارا تو کوئی بھی نہیں دے سکتا خواہ وہ حکومت ہی کیوں نہ ہو۔ اصل اور دائمی مدد تو اللہ تعالیٰ کی ہی ہوتی ہے جو اپنی شان ربوبیت کے تحت مخلوق کو بلا امتیاز ضروریاتِ زندگی فراہم فرمائے رکھتا ہے۔ بے گھری کا عذاب ایک بڑا عذاب ہوتا ہے خصوصاً ایسے حالات میں جب ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے بیماریاں بھی پیچھا نہ چھوڑیں۔

موجودہ حکومت کا بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ یہ لوگ بدقسمتی سے اپنے اپنے سیاسی اور مالی مفادات کے تحفظ کی فکر میں ہیں۔ اتنے بڑے قومی سانحات میں ہم نے چند شخصیات کے علاوہ کسی حکمران کو متاثرین کی دلجوئی کرتے نہیں دیکھا۔ تاریخ کی سب سے بڑی پاکستانی کابینہ کے کتنے لوگ ہیں جو پشاور، نوشہرہ، رحیم یار خان، بھکر، لیہ، بارکھان، روجھان، راجن پور، مظفر گڑھ، گڈو، کوٹری اور سندھ کے ان قصبات میں گئے جہاں ان کے ووٹر زندگی و موت کی کشمکش میں ہیں۔ جو لوگ میڈیا میں خبر لگوانے یا ووٹر حضرات کے غصے کے باعث علاقے میں آ بھی رہے ہیں ان کے پاس دینے دلانے کو کچھ بھی نہیں، خالی چیک اور وعدے تو لوگوں کو گھروں میں آباد نہیں کرسکتے۔

اس ابتلاء کے ابتدائی ایام میں صدر مملکت نے جس بے حسی اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا ہے اس کی مثال جمہوری معاشروں میں شاید ہی مل سکے۔ یہ عوامی پارٹی کے وہ ’’عوامی صدر‘‘ ہیں جن کو اُن کے کچھ ’’مصاحبوں‘‘ کے علاوہ بیرون ملک جانے سے دنیا کا ہر ذی شعور شخص روک رہا تھا۔ چلو اپنی ضد اور بلاول کی محبت میں چلے بھی گئے تھے تو کم از کم فرانس اور برطانیہ میں پاکستانی عوام کے لیے کچھ مفید کام ہی کر لیے ہوتے۔ سیلاب کی تاریخی تباہی پر پریس کانفرنس منعقد کرتے، ملک کے طول و عرض میں بے گھر ہونے والے لوگوں کے دکھوں کا احوال بتاتے لیکن وہ تو خالص تفریح کے موڈ میں رہے۔ الٹا اس مقروض آفت زدہ اور زخم خوردہ قوم کے کروڑوں روپے رہائشوں کھانوں اور سیر سپاٹوں پر اُڑاتے رہے۔ زرداری صاحب کے حالیہ بے مقصد بیرون ملک دورے کے اخراجات صریحاً کرپشن ہے خصوصاً برطانیہ کے وزیراعظم نے جو زہر بھارت میں اُگلا تھا اس کے بعد تو اس فضول خرچی کی سرے سے گنجائش ہی نہیں تھی بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اس بدنصیب قوم کے صدر نے گوروں کے دیس میں اہل پاکستان کی طرف سے بھاری قیمت ادا کر کے بے حمیتی اور

قومی غیرت نیلام کرنے کا نیا ریکارڈ قائم کیا۔

دوسری طرف پاکستانی قوم کے عزائم اور ’’انقلابی اقدامات‘‘ بھی ملاحظہ ہوں۔ گوجرانوالہ حلقہ 100 کے گزشتہ ضمنی الیکشن میں زرداری صاحب کی انہی ’’بے مثال قومی خدمات کو خراج تحسین‘‘ پیش کرتے ہوئے PPP کو کامیابی دلوائی ہے۔ اس جیت سے معلوم ہوتا ہے ہمارے عوام تبدیلی کے لیے فی الحال تیار نہیں ہوئے۔ علامہ اقبالؒ نے یہ شعر شاید انہی لوگوں کے لئے کہا تھا۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

وطن عزیز کو درپیش دفاعی سیاسی اور معاشی مسائل کی سنگینی کا تقاضا ہے کہ سیاسی اور مذہبی اختلافات بھلا کر وفاقی اور صوبائی حکومتیں ایک دوسرے سے پاکستان کی تعمیر نو میں تعاون کریں۔ علماء مشائخ کا بھی فرض ہے کہ وہ پاکستان کے اس نازک مرحلے پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ انہوں نے نسل در نسل قوم سے لیا ہی لیا ہے، آج موقع ہے کہ وہ اس نادار اور غریب الدیار قوم کو کچھ نہ کچھ لوٹائیں۔ زندہ قوموں کی تاریخ میں ایسے ہی لوگ اپنا نام لکھواتے ہیں جو بے دست و پا عوام کو زندہ رہنے کے لئے اپنی جانی، مالی اور فکری توانائیوں کا ایثار کرتے ہیں۔ یہ وقت سیاستدانوں، حکومتی افسر شاہی اور انتظامیہ کے لیے ایک کڑا امتحان ہے۔ یہ نہ ہو کہ زلزلہ زدگان کے لیے ملنے والی امدادی رقوم کی طرح اس مرتبہ بھی کرپشن کا نیا سلسلہ شروع ہو جائے۔

فوج اور میڈیا کا قابلِ ستائش کردار

اس سارے منظر نامے میں افواج پاکستان کا کردار فی الواقع قابل ستائش رہا ہے۔ فوج کشمیر سے بلوچستان اور مالاکنڈ سے سندھ تک سیلاب کی طوفانی لہروں کے ساتھ لڑ کر خدمت کے نئے ریکارڈ قائم کر رہی ہے۔ اپنی خوراک اور اپنا آرام قربان کر کے مستحق لوگوں کی مدد میں پیشہ وارانہ مہارت اور نظم بروئے کار لا رہی ہے۔ پاک فوج یقیناً ایک قابل فخر ادارہ ہے اور اس کے افسر اور جوان قوم کی امیدوں پر اکثر و بیشتر پورا اُترتے ہیں۔ اللہ کرے اس ملک کے سیاستدان، اعلیٰ سرکاری عہدیدار، علماء و مشائخ اور اساتذہ بھی زخم خوردہ پاکستان کی تعمیر نو کے اس امتحان میں سرخرو ہوں ورنہ بد دیانت حکمرانوں کے سروں پر جوتے برسانے کی ریت تو چل ہی پڑی ہے۔